رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۸ صفر ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۶۸

پنجاب میں شہنشاہ معظم آنجہانی کی کیا یادگار قائم کرنی چاہیئے

پنجاب میں حضور شہنشاہ معظم جارج پنجم آنجہانی کی یادگار قائم کرنے کے متعلق ایک سرکاری اعلان اس پرچہ میں شائع کیا جارہا ہے۔ ہمیں اس امر سے تو پورا پورا اتفاق ہے۔ کہ شہنشاہ معظم آنجہانی ایسے خیر خواہِ رعایا۔ اور ہمدرد خلائق کی یادگار ضرور قائم ہونی چاہیئے۔ اور اہلِ پنجاب کو اس کے لئے دل کھول کر چندہ دینا چاہیئے۔ لیکن یادگار قائم کرنے کی جو صورت تجویز کی گئی ہے افسوس کہ اس کی ترکیب سے ہمیں اتفاق نہیں:۔

فیصلہ یہ کیا گیا ہے۔ کہ فراہم شدہ سرمایہ میں سے سب سے اول حضور شہنشاہ معظم آنجہانی کا ایک موزون مجسمہ تیار کرایا جائے۔ دوم منٹو پارک کی ایک تفریح گاہ اور ورزش اور سپورٹس کے اعتبار سے ایک صوبجاتی مرکز کے طور پر توسیع و اصلاح کی جائے۔ تیسرے اگر سرمایہ اجازت دے تو ایک مفید خلائق ادارہ قائم کیا جائے:۔

ہمارے نزدیک یہ ترتیب بالکل برعکس ہونی چاہیئے۔ یعنی سب سے اول شہنشاہ معظم آنجہانی کی یادگار میں بڑے وسیع پیمانہ پر کوئی مفید خلائق ادارہ قائم کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد تفریح گاہ اور ورزش کے لئے صوبائی مرکز کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور سب سے آخر مجسمہ کا خیال دل میں لانا چاہیئے۔ جس کی وجوہات حسب ذیل ہیں:۔

ہوسکتا ہے۔ کہ بعض حلقوں کو مجسمہ کے قیام پر مذہبی لحاظ سے اعتراض ہو۔ اور وہ اس وجہ سے چندہ میں شریک نہ ہوسکیں۔ علاوہ ازیں مجسمہ سے حکومت کی اگر کوئی خاص اغراض وابستہ ہوں۔ تو اسے اس کا خود انتظام کرنا چاہیئے۔ پبلک کو اس سے کیا دلچسپی ہوسکتی ہے۔ اور خاص کر اس صورت میں جبکہ رائج الوقت سکہ پر شہنشاہ معظم آنجہانی کی شبیہہ نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ دیکھنے میں آسکتی ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ سرمایہ کی فراہمی کا انتظام کرنے والی کمیٹی نے اس صورت کو سب سے مقدم رکھا ہے۔ حالانکہ صاف بات ہے۔ کہ پنجاب کی مفلوک الحال آبادی کے لئے ایک مجسمہ خواہ وہ کتنا ہی عظیم الشان کیوں نہ بنا دیا جائے کسی رنگ میں بھی باعث تسکین نہیں بن سکتا

پھر یادگار قائم کرنے کی جو دوسری صورت بیان کی گئی ہے۔ وہ اگرچہ پہلی کی نسبت مفید اور فائدہ رساں ہے۔ تاہم اس کا حلقۂ اثر بھی بہت محدود ہے۔ اور وہ آبادی کے ایسے ہی طبقہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جو عام طور پر فکرِ معاش سے آزاد ہوتا ہے البتہ آخری صورت ایسی ہے۔ جس کے متعلق امید کی جاسکتی ہے۔ کہ آبادی کے مصیبت زدہ طبقہ کے لئے مفید ثابت ہوسکے۔ مگر اس کا انحصار پہلی دونوں صورتوں کے اختیار کرنے کے بعد سرمایہ کے بچ رہنے پر رکھا گیا ہے:۔

ہمارا اس بارے میں مخلصانہ مشورہ یہ ہے۔ کہ بے شک شہنشاہ معظم آنجہانی کی پنجاب میں یادگار قائم کی جائے۔ جس میں ہر طبقہ اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو بخوشی حصہ لینا چاہیئے۔ لیکن اس طرح جو سرمایہ فراہم ہو۔ اسے کسی ایسے طریق سے صرف کرنا چاہیئے۔ کہ وہ حقیقت میں "مفید خلائق" ثابت ہوسکے۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں مصیبت زدہ لوگوں کی تکالیف کے کم کرنے میں ممد بن سکے:۔

حال ہی میں ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند نے شملہ میونسپلٹی کے اڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ سکولوں کے نادار اور غریب طلبا کے لئے میونسپلٹی کو دودھ کا انتظام کرنا چاہیئے۔ نہایت اہم اور ضروری بات ہے۔ لیکن جس ملک کی آبادی کا بہت بڑا حصہ خطرناک سے خطرناک بیماری کے وقت بھی دوائی تک سے محروم رہے۔ یا فاقہ کشی کے لئے مجبور ہو۔ اس کے غریب بچوں کو عمدہ صحت کی خاطر مفت دودھ ملنا ایک ایسا خواب ہے۔ جس کا پورا ہونا ناممکنات میں سے نظر آتا ہے۔ ایسے ملک کے کسی علاقہ میں جب آنجہانی شہنشاہ معظم کی یادگار میں مجسمہ قائم کرنے یا تفریح گاہ بنانے کی تجویز پیش کی جائے۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جاسکتا ہے کہ ذمہ وار لوگ یا تو رعایا کی حقیقی حالت سے ناواقف ہیں۔ یا پھر مصیبت زدہ رعایا کو قابل التفات نہیں سمجھتے۔ ورنہ چاہیئے تھا کہ ایک پنتھ دو کاج کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر موقع پر یہ کوشش کرتے۔ کہ رعایا کو بھی فائدہ پہنچے۔ اور حکومت کی غرض بھی پوری ہو۔

ہمارے نزدیک شہنشاہ معظم آنجہانی کی یادگار یا تو کسی بہت بڑے صنعتی کارخانہ کی صورت میں قائم کرنی چاہیئے۔ جس میں غربا کے لئے کام کرنے اور کام سیکھنے کی تمام ممکن سہولتیں پیدا کی جائیں۔ یا ایسا ادارہ قائم کرنا چاہیئے۔ جو صوبہ کے دور دور کے گوشوں تک طبی امداد کا بہتر سے بہتر انتظام کرے۔ یا اسی قسم کا رفاہِ عام کا کوئی اور ایسا کام تجویز کیا جائے۔ جس میں رعایا کے مصیبت زدہ طبقہ کو فائدہ پہونچ سکے۔ اور اسے اپنی حالت کی اصلاح کرنے میں امداد مل سکے۔ یہ صورت ہر لحاظ سے بہتر اور نتیجہ خیز ثابت ہوگی

امرت سر میں جماعت احمدیہ کا کامیاب اور شاندار سالانہ جلسہ

از رپورٹر الفضل

امرت سر ۱۹ مئی۔ آج جماعت ہائے احمدیہ ضلع امرت سر کا جلسہ ہوا۔ پہلا اجلاس صبح آٹھ بجے زیر صدارت ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر اور ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے "حیات مسیح کے عقیدہ نے مسلمانوں کو کیا نقصان پہونچایا" اور "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے موضوعات پر تقریریں کیں۔ پھر مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے مسئلہ جہاد کے متعلق نہایت واضح پیرایہ میں اظہار خیالات کیا۔ اور بدلائل ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ پر جہاد کی مخالفت کا الزام قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔ جہاں شہ محمد عمر صاحب نے ہندوؤں کے اس الزام کی تردید کی۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت کرشن جی کی ہتک کرتی ہے۔ اور ساتنی لٹریچر کے حوالوں سے ثابت کیا۔ کہ توہین کے مرتکب وہ ہیں۔ اور جماعت احمدیہ آپ کی عزت و توقیر کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے شکست خوردہ اور ناکام حریف مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے آخری فیصلہ کے متعلق ایک پرانا اشتہار تقسیم کیا گیا۔ جس کا چند منٹ میں مولوی ابو العطاء صاحب نے معقول اور موزوں جواب دے دیا۔ اور مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے حقیقت توحید باری تعالیٰ پر عالمانہ تقریر کے بعد پہلا اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس تین بجے بعد دوپہر زیر صدارت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں پہلی تقریر جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے جماعت احمدیہ کے سیاسی نقطہ نگاہ کے متعلق کی۔ اور بتایا کہ وطنیت کے جذبات کے لحاظ سے احمدی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اگرچہ طریق کار میں اختلاف ہے۔ آپ نے بتایا کہ جب تک مختلف بانیان مذاہب کا احترام کرنا نہ سیکھیں گے۔ ہندوستان آزاد نہیں ہو سکتا۔ شیخ صاحب کے بعد ابو العطاء صاحب نے "جماعت احمدیہ حقیقی معنوں میں ختم نبوت کی قائل ہے" کے عنوان سے ایک عالمانہ اور عام فہم تقریر کی۔ مولوی صاحب کے بعد ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب آف موگا نے جماعت احمدیہ اور احرار کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی جو بہت ہی پسند کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب کا طرز بیان عام فہم اور مدلل تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے بعد گیانی واحد حسین صاحب کی تقریر تھی۔ مگر بوجہ اس کے کہ ڈاکٹر صاحب کی تقریر لمبی اور زیادہ اہم تھی۔ گیانی صاحب کا وقت بھی ان کو دے دیا گیا۔

اختتام جلسہ پر مقامی جماعت کی طرف سے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب اور پولیس کا شکریہ ادا کیا گیا۔ جن کی فرض شناسی سے جلسہ منعقد ہوا۔ اور کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہونچا۔ مسٹر میکفار کو ہر ڈپٹی کمشنر کی مثال ان افسران کے لئے قابل تقلید ہے۔ جو لفنگوں کی شورش سے دب کر پابند قانون اور امن پسند شہریوں کو ان کے رحم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ جلسہ میں متعینہ پولیس کے انچارج چوہدری محمد حسن صاحب چیمہ سب انسپکٹر تھے۔ جنہوں نے بہت اچھی طرح انتظام قائم رکھا۔ ایک موقعہ پر ایک دو احراری لونڈوں نے جو ذرا فاصلہ پر کھڑے تھے۔ اپنی کمینہ فطرت کا اظہار کرنا چاہا۔ مگر انہیں فوراً باہر نکال دیا گیا۔ اور اس طرح وہ کوئی شرارت نہ کر سکے۔ سوائے اس کے کہ دو چار گالیاں بک کر چلے گئے۔ جلسہ گاہ میں انتظام کے لئے احمدیہ کور کے والنٹیر بکثرت موجود تھے۔ جو ۱۷ مئی کی شام کو ہی قادیان سے امرتسر پہونچ چکے تھے۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بھی ایک روز قبل پہونچ گئے تھے۔ اور جلسہ گاہ کی تیاری وغیرہ کا سارا کام آپ نے خود کرایا۔ اور باوجود یکہ وقت بہت تنگ تھا نہایت عمدہ جلسہ گاہ تیار کرائی۔ جماعت احمدیہ امرت سر نے ۱۷ مئی کو مہمانوں کے لئے ناشتہ شربت اور کھانے کا خاطر خواہ انتظام کیا ہوا تھا۔ حاضری ہماری توقعات سے بہت زیادہ تھی۔ جلسہ گاہ میں بہت تھوڑی گنجائش باقی رہ گئی تھی۔ سامعین میں غیر احمدی اور ہندو و سکھ شرفاء کی کثیر تعداد شامل ہوتی رہی۔ آخری اجلاس چھ بجے شام ختم ہوا۔ اور جو دوست قادیان سے گئے ہوئے تھے۔ واپس آ گئے۔

۱۵ مئی ۱۹۳۶ء کا خطبہ جمعہ خصوصیت سے ہر جماعت میں سنایا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "جماعتوں کے سکرٹری اور امرا کو چاہئیے۔ کہ وہ میرا ہر خطبہ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔ کیونکہ اس کے سوا میری آواز ان تک پہونچنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں جماعت کے عہدہ داروں کا فرض ہے۔ کہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اور موقعہ پر میرا خطبہ سنا دیا کریں۔ بلکہ جماعتوں کا اصل کام یہی ہونا چاہئیے۔ ہر جگہ کی جماعت کا فرض ہونا چاہئیے۔ کہ وہ میرا ہر خطبہ لوگوں کو جمعہ یا اتوار کے دن سنا دیں۔ جس شخص کے سپرد اللہ تعالیٰ اجماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اُسے طاقت بھی ایسی ہی بخشتا ہے۔ جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے۔ وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا"

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے ماتحت ہر ایک جماعت میں ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء کا خطبہ جمعہ سنایا جائے۔ تا جن احباب کے چندہ تحریک جدید کے وعدے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔ اور ابھی سے ہر وعدہ کرنے والے کو ایسا ماحول پیدا کرنا چاہئیے۔ کہ وہ ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء کا خطبہ جمعہ پڑھ اور سن کر فوراً عملی قدم اٹھا سکے۔ اور اپنی رقم ادا کر دے۔ زمیندار جماعتوں کے لئے اس وقت آسانی ہے۔ کیونکہ ان کی فصل نکل رہی ہے۔ انہیں تو اپنے وعدہ کی رقم فوراً ادا کرنی چاہئیے۔ فانشل سکرٹری تحریک جدید

بمبئی میں "یوم انصاری" کی تقریب پر

مولوی محمد یار صاحب عارف کی تقریر

بمبئی ۱۸ مئی ۱۹۳۶ء۔ محمود صاحب بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں۔ کہ "یوم انصاری" کی تقریب پر مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے تیس ہزار کے مجمع میں تقریر کی۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے اظہار افسوس کیا۔ اور کہا۔ کہ اگرچہ احمدیوں کو ڈاکٹر انصاری صاحب کے سیاسی نظریات سے اختلاف تھا۔ تاہم اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آپ نے ملک کی گرانقدر خدمت سرانجام دی ہے۔ آپ نے حاضرین کو ان کی نیک مثال کی تقلید کی تلقین کی۔ مولوی صاحب کے بعد پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے تقریر کی۔ اور مولوی صاحب کی تقریر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسی تلقین پر زور دیا۔ جو مولوی صاحب نے کی تھی۔ مقامی اخباروں میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

جناب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کی تقریر

قادیان ۱۸ مئی۔ آج ۱۰ بجے رات جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور نے ایک پبلک تقریر کی۔ جس میں مسٹر کھوسلہ سشن جج کے فیصلہ کے متعلق گورنمنٹ کا موجودہ رویہ بیان کرتے ہوئے تمام نیشنل لیگوں کو اطلاع دی۔ کہ وہ بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار رہیں اور یاد رکھیں کہ کوئی کامیابی قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپ نے احرار کے نہایت ہی دل آزار اور اشتعال انگیز رویہ اور حکومت کے اغماض پر بھی روشنی ڈالی۔

آپ نے فخر وطن پنڈت جواہر لال نہرو کے حال کے ایک اعلان کے متعلق جو اہل ہند کی بہبودی کے متعلق ہے کامل اتفاق اور پوری امداد دینے کا اعلان فرمایا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے مقام مسیحیت پر فائز ہونے کے متعلق "پیغام صلح" کی مغالطہ دہی

پیغام صلح کا غلط اعتراف

"پیغام صلح" مجریہ ۱۳ مئی ۳۶ء میں ایک مضمون "ایک احراری کے اعتراض کا جواب" "حضرت مرزا صاحب کے دعوئے مسیح موعود کے متعلق ایک غلطی کا ازالہ" کے عنوان کے تحت شائع ہوا ہے۔ بالفاظ "پیغام صلح" معترض نے کوشش کی ہے۔ کہ وہ ثابت کرے۔ کہ:۔

"مسئلہ نبوت میں جو پوزیشن مرزا محمود اپنے خیال سے پیش کر رہے ہیں۔ وہی پوزیشن مرزا غلام احمدؐ کے مسیح موعود ہونے کی ہے۔ یعنی باقرار مرزا غلام احمدؑ دیانی خدا تعالےٰ نے مرزا صاحب کو کھلی کھلی وحی سے اور بڑی شدومد سے روشن طریق سے براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا۔ مگر مرزا بارہ سال تک اس سے بے خبر اور غافل رہے۔ کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اپنے مسیح موعود ہونے کا سختی سے انکار کرتے رہے"۔

پیغام نے اس کے جواب میں لکھا ہے:۔

"براہین احمدیہ میں عیسےٰ کا نام دیئے جانے کے باوجود آپ کو ابھی اس مقام پر کھڑا نہیں کیا گیا تھا۔ یہ تمام الہامات جن میں آپ کو ایسے نام دیئے گئے۔ صرف بطور ارہاص تھے اس لئے آپ کی توجہ اس طرف منعطف نہ ہوئی۔ لیکن بعد میں جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس مقام پر کھڑا کیا۔ اور صریح الفاظ میں الہام جعلنا ک المسیح ابن مریم ہوا تو آپ نے بھی دعوے کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں کیا۔ اس سے بارہ سال تک جو ذہول آپ کو رہا۔ اس کو مسیحیت پر محمول نہیں کیا جاسکتا"۔

پھر لکھا ہے:۔ "حضرت مرزا صاحب کو مقام مسیحیت پر کھڑا کیا گیا۔ تو آپ نے اس کے سمجھنے میں کوئی دھوکا نہیں کھایا۔ بارہ برس تک جو ذہول رہا۔ وہ اس مقام پر کھڑا کئے جانے سے پہلے کا زمانہ ہے۔ محض کسی کو عیسیٰ کے نام سے پکارنا چنداں اہمیت نہیں رکھتا"۔

غرضکہ "پیغام" نے یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ ذہول کے زمانہ میں جو بارہ سال کا لمبا زمانہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مقام مسیحیت پر کھڑا نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ بقول اس کے "حضرت مسیح موعود کا براہین کے زمانہ سے لے کر دعوئی مسیحیت تک جو ذہول رہا۔ وہ اسی لئے تھا۔ کہ اس قسم کے نام اولیاء اللہ کو پہلے بھی ملتے رہے۔ لیکن جب آپ کو کھلے طور پر بتایا گیا۔ کہ آنے والا مسیح تو ہی ہے تو آپ نے اس کے سمجھنے اور دعوے کرنے میں کوئی دھوکا نہیں کھایا"۔

اگرچہ "پیغام" نے اپنے جواب میں حقیقت پر پردہ ڈالنے کی سخت کوشش کی ہے۔ لیکن وہ اس میں سراسر ناکام رہا ہے۔ کیونکہ اس نے جو کچھ لکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے بالکل خلاف ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ اور براہین احمدیہ کا زمانہ

(۱) اگر براہین احمدیہ کے الہامات سے جن میں مسیح موعود علیہ السلام کو عیسیٰ قرار دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کا آپ کو مسیح موعود قرار دینے کا منشاء نہ تھا بلکہ یہ نام محض بطور ارہاص تھا۔ اور براہین احمدیہ کے زمانہ سے آپ کو مسیحیت کے مقام پر کھڑا نہیں کیا گیا تھا۔ تو پھر مسیح موعودؑ کو ذہول کس بات میں ہوا۔ اگر براہین احمدیہ کے الہامات کا منشاء یہ نہ تھا۔ کہ آپ مقام مسیحیت پر کھڑے کئے گئے ہیں۔ تو پھر ان الہامات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ سمجھنا کہ مجھے مسیح علیہ السلام سے صرف مماثلت دی گئی ہے۔ ورنہ میں مسیح موعود نہیں ہوں۔ ذہول کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے۔ ذہول کی تو صرف یہی صورت ہوسکتی ہے۔ کہ الہامات میں مسیح موعود کا دعوئی موجود ہو۔ مگر آپ اس سے غافل اور بے خبر رہے ہوں۔

(۲) پھر اگر براہین احمدیہ کے الہامات محض بطور ارہاص تھے۔ اور آپ ان الہامات کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مسیح موعود قرار نہیں دیئے گئے تھے۔ تو پھر مسیح موعود علیہ السلام نے اعجاز احمدی صفحہ ۷ پر یہ کیوں تحریر فرمایا:۔

"تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور پر درج تھا۔ خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا۔ اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا۔ مگر پھر بھی بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا۔ حضرت عیسےٰؑ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھدیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر دلیل ہے۔ کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی۔ مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھدیا میں خود تعجب کرتا ہوں۔ کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی۔ کیونکر اسی کتاب میں رسمی عقیدہ لکھدیا"۔

اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک براہین احمدیہ کی وحی آپ کو صاف اور روشن طور پر مسیح موعود بناتی تھی۔ مگر بوجہ ذہول آپ اُسے سمجھ نہ سکے۔ پس مسیح موعودؑ کی اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ آپ براہین احمدیہ کے زمانہ سے ہی مسیح موعود بنا دیئے گئے تھے مدیر پیغام کا یہ کہنا کیسے درست ہوسکتا ہے کہ براہین احمدیہ کے زمانہ میں آپ کو مقام مسیحیت پر کھڑا نہیں کیا گیا تھا۔

اعجاز احمدی کے حوالے

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اعجاز احمدی صفحہ ۸،۹ پر فرماتے ہیں:۔

"مگر خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ میں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا۔ کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے۔ یہ میری کمال سادگی اور عدم بناوٹ پر ایک نشان تھا۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا۔ اور انسانی منصوبہ اس کی جڑ ہوتی۔ تو میں براہین کے وقت میں ہی یہ دعوے کرتا۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ مگر خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ میں براہین کی اس وحی کو سمجھ نہ سکا۔ کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے۔ یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل ہے۔ ورنہ میرے مخالف مجھے بتلا دیں۔ کہ میں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا بارہ برس تک یہ کیوں دعوے نہ کیا اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا کیا یہ امر قابل غور نہیں۔ جو ظہور میں آیا۔ کیا یہ طریق بے ایمانی نہیں۔ کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تو پیش کرتے ہیں۔ جہاں میں نے معمولی اور رسمی عقیدہ کے رُو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہیں کرتے۔ کہ اسی براہین احمدیہ میں میرے مسیح موعود ہونے کا دعوے بھی موجود ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میرا اس وقت مسیح موعود ہونے کا دعوے نہ کرنا ایک منصف مزاج کو اس نتیجہ کے ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کی طرف سے غفلت رہی۔ جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں براہین احمدیہ میں موجود تھی۔ اس لئے میں نے ان متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا"۔

اس تحریر سے مندرجہ ذیل نتائج واضح ہوتے ہیں

(۱) براہین احمدیہ کی وحی آپ کو مسیح موعود بناتی تھی۔ مگر آپ نہ سمجھ سکے۔

(۲) اس وحی الٰہی میں مسیح موعود کا دعوے موجود ہے۔ گو آپ نے اس وقت ایسا دعوے نہ کیا۔

(۳) آپ نے براہین کے وقت باوجودیکہ وحی الٰہی میں آپ کو مسیح موعود بنایا گیا۔ اس کے مخالف لکھا۔

(۴) براہین احمدیہ کے الہامات میں گو دعوئی مسیح موعود موجود تھا۔ اور ان الہامات کے ذریعہ آپ مسیح موعود بنا دیئے گئے تھے۔ مگر بوجہ سادگی کے آپ کے دل کو اس وحی الٰہی کی طرف سے غفلت رہی۔

(۵) اس غفلت کی وجہ سے آپ ملزم نہیں ہوسکتے بلکہ یہ سادگی اور غفلت آپ کے عدم افتراء و عدم بناوٹ پر دال ہے۔

پس ایسی واضح عبارت کے ہوتے ہوئے پیغام کو یہ کہنے کا کیسے حق پہنچ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ کے زمانہ میں مسیحیت کے مقام پر کھڑے نہیں کئے گئے تھے۔ جبکہ وحی الٰہی انہیں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود قرار دیتی تھی۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ اعجاز احمدی صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں:۔

"ایک طرف وحی الٰہی کا براہین میں مجھے مسیح موعود قرار دینا۔ اور ایک طرف اس کے برخلاف میرے قلم سے رسمی عقیدہ کے طور پر آمد ثانی مسیح کا ذکر ہونا یہ ایسا امر ہے۔ کہ عقلمند اس سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ خاص خدا کی حکمت عملی ہے۔ غرض خدا کی حکمت عملی نے مجھے اس غلطی کا مرتکب کر کے کہ میں نے عیسےٰ کی آمد ثانی کا اسی کتاب میں ذکر کر دیا جہاں میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر تھا۔ میری سادگی اور عدم افترا کو ظاہر کر دیا۔ ورنہ کیا شک تھا کہ وہ سب الہامات جو براہین احمدیہ میں مندرج ہیں۔ جو مجھے مسیح موعود بناتے ہیں۔ وہ تمام افترا پر محمول ہوتے"۔

اس تحریر سے مندرجہ ذیل نتائج اظہر من الشمس ہیں

(۱) براہین احمدیہ کی وحی حضرت مسیح موعودؑ کو مسیح موعود قرار دیتی تھی۔

(۲) حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی کا ذکر اس وحی الٰہی کے خلاف تھا۔

(۳) خدا کی خاص حکمت عملی نے آپ سے ایسی غلطی کا ارتکاب کرایا۔

پس اس تحریر سے بھی ظاہر ہے۔ کہ براہین احمدیہ کے زمانہ سے ہی وحی الٰہی کے ذریعہ آپ مسیح موعود قرار دیئے گئے۔ پھر یہ کہنا کہ اس وقت آپ مقام مسیحیت پر کھڑے نہیں کئے گئے تھے۔ کیسے درست ہو سکتا ہے۔ اب اگر یہ سمجھا جائے کہ براہین احمدیہ کے الہامات میں آپ کو مسیحیت کے مقام پر کھڑا نہیں کیا گیا تھا۔ تو پھر تو آپنے جو کچھ ان الہامات سے اس وقت سمجھا درست سمجھا۔ پس آپ اسے غلطی کا ارتکاب کیسے قرار دے سکتے تھے۔

حقیقۃ الوحی کا حوالہ

پس ان تحریرات کی بناء پر اس امر کے تسلیم کرنے میں کوئی چارہ نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ کے زمانہ سے ہی مقام مسیحیت پر کھڑے کئے گئے تھے۔ اور اسی وقت سے آپ مسیح موعود ہیں۔ گو آپ نے بوجہ ذہول جو خدا تعالےٰ کی خاص حکمت عملی کے ماتحت تھا۔ خدا کی اس وحی کو جو براہین احمدیہ آپکو عیسےٰ قرار دیتی تھی۔ ظاہر پر حمل نہ کیا۔ بلکہ اس کی تاویل کی۔ جیسا کہ آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ پر فرماتے ہیں:-

"اگرچہ خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسےٰ رکھا۔ اور یہ بھی مجھے فرمایا۔ کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا۔ اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے۔ اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا۔ بلکہ اس وحی کی تاویل کی۔"

اس تحریر سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ الہامات جو براہین احمدیہ میں آپ کو مسیح موعود قرار دیتے تھے۔ ان کی تاویل کرنے کا باعث حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی کا رسمی عقیدہ تھا۔ نہ کچھ اور۔ پس پیغام کا یہ لکھنا۔ کہ حضرت مسیح موعود کا براہین کے زمانہ سے لیکر دعوے مسیحیت تک جو ذہول رہا۔ وہ اسی لئے تھا۔ کہ اس قسم کے نام اولیاء اللہ کو پہلے بھی ملتے رہے ہیں" سراسر غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز یہ نہیں فرمایا۔ کہ آپ کو ذہول اس وجہ سے ہوا۔ بلکہ آپ نے تو ذہول کی وجہ عیسےٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ کو قرار دیا ہے۔

دعوٰی کا اعلان کرنے میں توقف

پیغام کے نزدیک مسیح موعود علیہ السلام کو جب کھلے طور پر بتایا گیا۔ کہ آنے والا مسیح تُو ہے۔ تو آپ نے اس کے سمجھنے اور دعوے کرنے میں کوئی دھوکا نہیں کھایا۔" (صفحہ ۷ کالم ۲ آخری سطریں)

مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ کی وحی کو جو آپ کو مسیح موعود قرار دیتی تھی کھلی کھلی وحی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اعجاز احمدی ص۷ پر آپ فرماتے ہیں۔

"میں خود تعجب کرتا ہوں۔ کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے۔ کہ جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی۔ کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔"

پھر اسی ضمیمہ پر آپ فرماتے ہیں۔

"میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا۔"

نیز اسی صفحہ پر فرماتے ہیں:-

"میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا۔ کہ خدا نے مجھے بڑی شدّ ومدّ سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اور میں حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے۔ تب وہ وقت آگیا۔ کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے۔ کہ تُو ہی مسیح موعود ہے۔"

ان تحریروں سے ظاہر ہے۔ کہ براہین احمدیہ کی وحی کھلے کھلے طور پر بڑی شدّ ومدّ سے آپ کو مسیح موعود قرار دیتی تھی۔ مگر اس وقت آپ نے غلطی کھائی۔ اور بارہ سال تک اس سے بے خبر اور غافل رہے۔ اور حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جمے رہے۔ پس بارہ سال پہلے کے الہامات بھی آپ کو روشن طور پر اور کھلے طور پر مسیح موعود قرار دیتے تھے پس کھلی وحی کے ہوتے ہوئے آپ سے غلطی ہوئی۔ اور پھر یہ غلطی جیسا کہ پیچھے بیان کیا جا چکا ہے خدا کی خاص حکمت عملی کے ماتحت تھی۔ اور خدا کی اس حکمت عملی نے آپ سے غلطی کا ارتکاب کرایا۔ پھر جب مصلحت الٰہی کے ماتحت اصل حقیقت کھولنے کا وقت آیا۔ تو اس بارہ میں تواتر سے الہامات شروع ہوئے۔ کہ تُو ہی مسیح موعود ہے۔ اور جب تواتر سے الہامات ہوئے۔ تو پھر آپ نے مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ پس مسیح موعود تو آپ اسی وقت سے ہیں۔ جبکہ خدا کی کھلی کھلی وحی نے آپ کو براہین احمدیہ کے زمانہ میں مسیح موعود قرار دیا۔ ہاں آپ نے اس دعوے کا اعلان بارہ سال بعد اس وقت کیا۔ جب تواتر سے الہامات ہوئے۔ اور ان کے ذریعہ اصل حقیقت جو پہلے رسمی عقیدہ کی وجہ سے مخفی رہی تھی۔ کھول دی گئی۔ اسی متواتر وحی کا ذکر آپ نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ میں بارش کی طرح وحی نازل ہوئی کے الفاظ میں فرمایا ہے۔

مقام نبوت اور غیر مبائعین

پس جب خدا کی خاص حکمت عملی کے ماتحت بارہ سال کے لمبے زمانہ تک مقام مسیحیت کے متعلق انکشاف تامہ نہ ہونے کی وجہ سے آپ ایک رسمی عقیدہ کی وجہ سے ذہول کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ تو کس طرح مقام نبوت کے متعلق ایسے ہی ذہول کو غیر مبائعین قابل اعتراض قرار دے سکتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دونوں تبدیلیوں کو ایک دوسرے کے مشابہ قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ جہاں آپ نے پہلے مقام مسیحیت کے متعلق تبدیلی عقیدہ کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔

"اسی طرح اوائل میں میرا یہ عقیدہ تھا۔ کہ مجھکو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا (جیسا کہ تریاق القلوب میں مسیح ناصری علیہ السلام پر اپنی ہی جزئی فضیلت رکھنے کا اقرار ہے جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ ناقل) مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔"

پس غیر مبائعین دوستوں کو غیر احمدیوں کے اعتراضات سے گھبرا کر حقیقت کو چھپانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ دیانتداری سے امر حق کا اعتراف کرنا چاہئے۔ اور پھر معقولیت سے ایسے دشمنوں کو جواب دے کر ان کا منہ بند کرنا چاہیئے۔ بزدلی صادق کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کہ صادق بزدلے نبود وگر بیند قیامت را

(قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائلپور)

سانپ کے بار بار ڈسنے کا حیرت انگیز واقعہ

ضلع شیخوپورہ کے ایک احمدی بھائی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں:

بحضور حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز:- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ گذارش ہے۔ کہ عرصہ تین برس کا ہوا مجھے سانپ نے ڈسا تھا۔ اس کے بعد متواتر ایک سال تک گاہے گاہے ڈستا رہا۔ ایک سال کے بعد حضور سے دو تین مرتبہ دعا کی درخواست کی گئی۔ دو سال تک خدا تعالےٰ نے محفوظ رکھا۔ گذشتہ چاند کی تیرہ تاریخ کو پھر سانپ نے ڈسا تھا۔ اس کے بعد اس چاند کی تیرہ کو باوجود سخت احتیاط کے کوٹھی کی گادی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور کوآں تیزی سے چل رہا تھا۔ کہ اچانک سانپ اوپر سے گود میں آگرا۔ اور ہاتھ پر ڈس گیا۔ اسکو وہیں مار دیا گیا۔ پھر اس کا سر کاٹ دیا گیا۔ اور بقیہ حصے کو الٹا لٹکا کر اس سے جو پانی اور خون ٹپکا اُسے علاج کے طور پر پی لیا۔ تیسرا دن ہے۔ کسی وقت بدن میں سخت تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ چل نہیں سکتا۔ نہانے سے آرام آجاتا ہے۔ آج رات سخت تکلیف ہو گئی۔ حضور سے نہایت درد دل سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ کریم اس موذی کے شر سے محفوظ فرمائے۔

حضور نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔ "آپ نے خون کیوں پیا۔ دشمن کو مار دینا کافی تھا۔ دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ توفیق دی۔ کہ سانپ کو مار دیا۔ بعض سانپوں میں عادت ہوتی ہے کہ وقت مقررہ پر بار بار ڈستے ہیں"۔

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات

عرب اور مصر کے درمیان معاہدہ

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) عرب اور مصر کے درمیان گزشتہ دس سال سے جو باہمی اختلافات چلے آرہے تھے۔ وہ ایک معاہدہ کے نتیجہ میں جس پر علی پاشا ماہر وزیر اعظم مصر اور شیخ فواد حمزہ نائب سکرٹری امور خارجہ مملکت سعودیہ نے دستخط کر دیئے ہیں۔ دور ہو گئے ہیں۔ تنازعہ کا آغاز دراصل اس مقدس غلاف کے سوال سے شروع ہوا۔ جو مصری حکومت کی طرف سے ہر سال نہائت شان و شوکت کے ساتھ مکہ معظمہ بھیجا جاتا تھا۔ ۱۹۲۵ء میں وہابیوں نے جو ہر قسم کی نمائش کے سخت مخالف تھے۔ مصری وفد پر حملہ کر دیا۔ دونوں طرف سے ایک دوسرے پر گولیاں چلائی گئیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت مصر اور حکومت سعودیہ عربیہ کے باہمی تعلقات کشیدہ ہو گئے۔ اور انجام کار حکومت مصر نے عرب کے ساتھ حجاز کے الحاق کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن نہائت خوشی کی بات ہے۔ کہ اس معاہدہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات پھر خوشگوار ہو گئے ہیں :۔

مصریوں کا شوقِ پرواز

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) اہل مصر میں پرواز کا شوق بہت بڑھ رہا ہے۔ اور یہ بات مصر کے ادارۂ فضائی کی سروس کے ان اعداد و شمار سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ جو حال ہی میں وزارت ذرائع رسل و رسائل کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ گزشتہ سال کے دوران میں مصر میں تقریباً سات ہزار مسافروں نے طیاروں کے ذریعہ سفر کیا۔ اور چالیس ہزار میل سے زائد فاصلہ طے کیا۔ ڈاک اور مال و اسباب کی ایک بہت بڑی تعداد بھی ان میں لے جائی گئی۔ اس وقت مصر کے ادارۂ فضائی کی طرف سے قاہرہ اور اسکندریہ کے درمیان ہر روز تین طیارے چلائے جاتے ہیں۔ قاہرہ حیفا۔ پورٹ سعید مینیا اور اسیوط کے درمیان روزانہ سروس لدّہ۔ مرسا مطروح اور رشدم تک ہفتہ وار سروس جاری ہے۔ گیبل المقطی اور دہیلا میں فن پرواز کے سکول قائم ہو چکے ہیں۔ جہاں پچاس سے زائد اشخاص زیر تربیت ہیں :۔

مصر میں جدید برطانوی طرز کے سکولوں کا قیام

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) وزیر اعظم مصر نے مصر میں ایٹن اور چلیٹنم کے برطانی سکولوں کی طرز پر دو سکول قائم کرنے کی سکیم تیار کی ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ عام سکول جو ملک میں پہلے موجود ہیں۔ ذہین طلباء کے لئے عمدہ مواقع بہم نہیں پہونچاتے۔ چنانچہ یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ معادی میں لڑکوں کا سکول اور ہیر پجز میں لڑکیوں کا سکول جاری کیا جائے۔ دونوں سکولوں میں کھیلوں کی ترویج کے لئے وسیع میدان بنائے جائیں گے۔ ان کے سٹاف میں زیادہ تر برطانوی اساتذہ رکھے جائیں گے۔ اور اگرچہ عربی زبان ذریعہ تعلیم ہوگی۔ تاہم انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کو لازمی قرار دیا جائے گا۔ دونوں سکولوں کا ادارہ انتظامیہ وزیر اعظم وزیر تعلیم اور یونیورسٹی کے رجسٹرار پر مشتمل ہوگا :۔

(اپنے ملک کی ذہین نسل کو غیر ملکی اساتذہ کے سپرد کرنا تقاضا دور اندیشی نہیں)

عراق میں خطابات کے رواج کی تنسیخ

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) عراق میں خطابات کے طریق کو منسوخ کرنے کے متعلق جو قانون مرتب کیا گیا ہے۔ اسے ملکی اخبارات نے نہائت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اخبار "عراق ٹائمز" نے اعلان کیا ہے۔ کہ باوجود شرقی روایات کے حامل ہونے کے عراقیوں نے خطابات کے لئے کبھی چنداں پرواہ نہیں کی اور گزشتہ دنوں جو قوانین پاس کئے گئے ہیں۔ ان میں صرف انہی رجحانات کو قانونی حیثیت دی گئی ہے۔ جو پہلے ہی لوگوں کے دلوں میں پائے جاتے ہیں۔ "عالم العربی" اخبار ان مسودات قوانین پر جن کا مقصد تمام عراقیوں کو ایک ہی معاشرتی درجہ اور معیار پر لانا ہے گورنمنٹ کو مبارکباد دیتا ہے۔

اٹلی اور البانیہ کے درمیان معاہدہ

ترانہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) اٹلی اور البانیہ کے درمیان حال ہی میں جو معاہدہ قرار پایا ہے۔ اس کی تفصیلات اب موصول ہوئی ہیں گزشتہ معاہدہ جو جون ۱۹۳۱ء میں طے ہوا تھا۔ اٹلی کی طرف سے تیس لاکھ سنہری فرینک کا بقایا ادا کئے جاتے پر منسوخ کر دیا گیا ہے جدید معاہدہ کی رو سے اٹلی البانیہ کو ۹۰ لاکھ فرینک جو تین قسطوں میں ادا کئے جائیں گے دے گا۔ تاکہ البانیہ اپنے گزشتہ بجٹوں کی کمی کو پورا کر سکے۔ البانیہ کی زراعتی ترقی کے لئے سو لاکھ فرینک کا مزید قرض پانچ سالانہ قسطوں میں دیا جائے گا۔ جس کی ادائیگی ایک فی صدی سود پر پچاس سال کے عرصہ میں کی جائے گی۔ اس قرض کی ضمانت البانیہ کی وہ آمدنی ہے۔ جو اٹلی کی طرف سے تیل کی مراعات کے عوض میں البانیہ کو واجب الادا ہے :۔

تیس لاکھ فرینک کا ایک اور قرض اٹلی کے تمباکو کا اجارہ قائم کرنے کی غرض سے بغیر سود دیا جائے گا۔ معاہدہ میں یہ بات بھی طے پائی ہے۔ کہ درازو کی بندرگاہ کی اطالوی انتظام کے ماتحت توسیع کی جائے گی۔

البانیہ کی اون اور مچھلی پر اس معاہدہ کی رو سے اٹلی میں محصول عائد کیا جائے گا۔ اور اس کے عوض میں البانیہ کی بندرگاہوں میں اطالوی چاولوں پر محصول عائد کیا جائیگا۔ اٹلی میں البانوی اشیاء کی درآمد کی مقدار کو کچھ بڑھا دیا گیا ہے۔ اور اسے ایک نظام کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔

البانیہ میں معاہدہ کی تفصیلات کو عام طور پر شبہ کی نگاہوں سے دیکھا گیا ہے البانوی اشیاء پر محصول کو پسند نہیں کیا گیا۔ اور یہ استفسار کیا جا رہا ہے۔ کہ اٹلی کیوں اس قدر روپیہ بغیر سود البانیہ کو دے رہا ہے۔ مہر فراشیری وزیر اعظم نے ان استفسارات کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ "البانیہ استفسار کر رہا ہے کہ کیوں اٹلی یہ قرض سود کے بغیر البانیہ کو دے رہا ہے۔ اور کیوں البانیہ کو فروخت کر دیا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اٹلی مربیانہ حیثیت میں اپنے ایک چھوٹے رفیق کو اسی روح کے ماتحت مدد دے رہا ہے۔ جس کے ماتحت فرانس نے روس کو مدد دی ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ البانیہ کو فروخت نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ وہ ایک نئے اور شاندار مستقبل کی طرف قدم بڑھا رہا ہے :۔

فلسطین کے عربوں کا قطعی مطالبہ

جافا (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین کے عرب راہنماؤں نے اس وقت تک انگلستان وفد بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ جب تک کہ ان کے ابتدائی مطالبات کو مکمل طور پر پورا نہیں کیا جاتا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ سب سے زیادہ اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کے مزید داخلہ کو بند کر دیا جائے :۔

قابل توجہ حکام ضلع گورداسپور

دسمبر ۱۹۳۵ء کے جلسہ سالانہ سے اس وقت تک ہمارے گاؤں ہمرہ والہ میں چھ کس جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ سالانہ جلسہ سے واپسی پر بعض شریر اشخاص نے مذہبی آڑ لے کر غریب اور بے کس احمدیوں کے خلاف اہل دیہہ کو اکسایا جھوٹے مقدمات بنانے کی دھمکیاں دی گئیں۔ ان حالات کے پیش نظر ایک نوٹ الفضل ماہ فروری ۱۹۳۶ء کی کسی اشاعت میں طبع کرایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس نے تھانہ ڈیرہ بابا نانک کے سب انسپکٹر صاحب کو تحقیقات کے لئے توجہ دلائی۔ باوا بلونت سنگھ صاحب سب انسپکٹر صاحب پولیس نے نمبرداران دیہہ نیز سرگروہ شرارت کو تھانہ میں بلا کر معقول طریق پر سمجھایا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شریف اور معززین دیہہ نے شرارت کرنیوالوں کو رد کر دیا۔ اور اسی ضمن میں اہل دیہہ نے پنچائت قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ایک دن قریباً تین سو اشخاص نے جلسہ کیا۔ اور مندرجہ ذیل اشخاص کو ممبر پنچائت نامزد کیا۔ (۱) چودھری غلام غوث صاحب (۲) چودھری اعظم علی صاحب (۳) چودھری جھنڈے خان صاحب (۴) چودھری فرید خاں صاحب (۵) چودھری جادین محمد صاحب (۶) چودھری بانے خان صاحب۔ پنچائت اس لئے قائم کی گئی۔ کہ کوئی شریر اور جابر انسان کسی غریب اور بیکس انسان کی جان و مال کو نقصان نہ پہونچا سکے۔ چنانچہ قائمی پنچائت کے بعد اہل دیہہ نہائت امن میں ہیں۔ ممبران پنچائت نے خاکسار کو پریذیڈنٹ مقرر کیا۔ اب پھر چند روز سے وہی شریر لوگ پھر

پنجاب میں حضور شہنشاہ معظم جارج پنجم آنجہانی کی یادگار

سرمایہ کے لئے اپیل

گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہز ایکسی لینسی حضور گورنر بہادر پنجاب کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر قرار پایا کہ پنجاب میں حضور شہنشاہ معظم جارج پنجم آنجہانی کی مستقل یادگار قائم کی جائے۔ اس جلسہ میں جملہ اضلاع کے نمائندوں نے شرکت فرمائی۔ اور سرمایہ کی فراہمی کا انتظام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کمیٹی مرتب کی گئی۔

ہز ایکسی لینسی سر ہربرٹ ولیم ایمرسن کے سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ بی۔ ای گورنر (صدر)

آنریبل سر جان ڈگلس ینگ (نائٹ)، چیف جسٹس۔

آنریبل سردار سر جوگیندر سنگھ (نائٹ)، وزیر زراعت۔

آنریبل ملک سر فیروز خان نون (نائٹ) وزیر تعلیم۔

آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ (نائٹ) ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ۔

آنریبل لفٹیننٹ کرنل ایچ ویر فورس سی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر ریاست ہائے پنجاب۔

لفٹیننٹ کرنل سی۔ ایف۔ کارس۔ ایم سی۔ آر۔ ای۔ ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے

آنریبل خان بہادر چوہدری سر شہاب الدین (نائٹ)

دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ ایم۔ اے ایم۔ ایل۔ سی۔

میجر جنرل نواب ملک سر عمر حیات خان ٹوانہ۔ جی۔ بی۔ ای۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم وی۔ او۔

نواب شاہنواز خان آف ممدوٹ ایم۔ ایل۔ سی

سردار بہادر سردار سندر سنگھ مجیٹھہ (نائٹ)، سی۔ آئی۔ ای۔

خان بہادر میاں سر فضل حسین۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔

کیپٹن رگھبیر سنگھ سندھانوالیہ ایم ایل۔ سی۔

رائے بہادر راؤ بلونگا سنگھ

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرنداس سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ سی۔ ایس۔

راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام۔ ایم ایل سی

ملک محمد دین ایم ایل سی۔

سردار صاحب سردار اجل سنگھ ایم ایل سی

سردار سمپورن سنگھ ایم ایل۔ سی

خان بہادر نواب محمد حیات قریشی سی آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ سی۔

سردار بہادر سردار بوٹا سنگھ ایم ایل سی

رائے بہادر لالہ سیوک رام۔ ایم ایل۔ سی۔

سردار نثار علی خان قزلباش

سردار سوہن سنگھ۔ راولپنڈی

مسٹر ایف ایچ پکل۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ (سیکرٹری)

میجر آر۔ ٹی۔ لارنس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم سی (خزانچی)

جلسہ مذکور میں فیصلہ کیا گیا کہ سرمایہ میں سے سب سے اول حضور شہنشاہ معظم آنجہانی کا ایک موزوں مجسمہ تیار کرایا جائے۔ اور دوئم منٹو پارک کی ایک تفریح گاہ اور ورزش اور سپورٹس کے اعتبار سے ایک صوبائی مرکز کے طور پر توسیع و اصلاح کی جائے تیسرے اگر سرمایہ اجازت دے تو ایک مفید خلائق ادارہ قائم کیا جائے۔ اب کمیٹی کی طرف سے سرمایہ مذکور میں چندہ دینے کے لئے اپیل کی جاتی ہے۔ یقین ہے کہ اہل پنجاب کی یہ خواہش ہوگی۔ کہ حضور شہنشاہ معظم آنجہانی کی ایک مستقل یادگار قائم کی جائے۔ اور یقیناً سرمایہ کے مجوزہ مقاصد کو سب لوگ پسند کریں گے۔

چندے خزانچی کے نام براہ راست مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجے جا سکتے ہیں۔

میجر آر۔ ٹی۔ لارنس سی۔ آئی۔ ای۔ ایم سی پرائیویٹ سیکرٹری ہز ایکسی لینسی گورنر بہادر پنجاب بارنس کورٹ شملہ۔ ای۔ یا پنجاب میں کسی ڈپٹی کمشنر کے نام ارسال کئے جا سکتے ہیں۔ یا کنگ جارج پنجم میموریل فنڈ پنجاب کے حساب میں امپیریل بنک آف انڈیا کی کسی شاخ پنجاب میں جمع کرائے جا سکتے ہیں۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

سیکرٹریان امور عامہ کے لئے ضروری اعلان

قبل ازیں نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ سیکرٹریان امور عامہ جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی سالانہ کارگذاری کی رپورٹیں نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ تا سالانہ رپورٹ کی ترتیب میں انہیں ملحوظ رکھا جائے۔ اس سلسلہ میں شیخ محمد لطیف صاحب سیکرٹری امور عامہ گنج لاہور نے مختصر لیکن متعلقہ معلومات پر مشتمل اور ہر لحاظ سے تسلی بخش اور خوش کن رپورٹ ارسال کی ہے جس کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

افسوس ہے۔ کہ بعض جماعتوں کی طرف سے تاحال مطلوبہ رپورٹیں نہیں پہنچیں۔ امید ہے کہ متعلقہ عہدیداران اس اعلان کے دیکھتے ہی اپنے فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں گے۔

(ناظر امور عامہ)

رعایت
بعض دوستوں کے تقاضہ پر حیرت انگیز

جو دوست اپنے خطوط ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ مئی ۱۹۳۶ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے یا دستی خریدیں گے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنہ پر ملیگی!

کارخانہ سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے۔ دسمبر کے بعد اب دوسری رعایت دی جا رہی ہے۔ لہٰذا دوستوں کو اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ اس کے بعد پھر کہیں سات ماہ کے بعد رعایت ملے گی۔ جو صاحبان ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ مئی ۱۹۳۶ء کو اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے یا انہیں تاریخوں پہ دستی دفتر اخبار نور ادویہ خرید فرمائیں گے انہیں حسب ذیل شہرہ آفاق ادویہ میں نصف کی رعایت دی جائے گی۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ کیلئے یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ نصف قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپکو بھی یہی موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور۔ لاغر کو تنومند۔ بوڑھا کو جوان بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں نیز بخار کو دور کرنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کے دور کرنے کے لئے بھی یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم

اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ یہ مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب نور موجد اکسیر البدن۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل سے آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی۔ اس ہفتہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا اس کا اقتباس بھیجتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے ہم خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوا اکسیر البدن بھیجی تھی میں نے استعمال کرنی شروع کر دی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمدللہ۔ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤں ہو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت۔ جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے ایک شیشی اور روانہ کر دیں۔

شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور ورم الحمی پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے اسے بچا لیا۔ اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اپنا اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوا فی الحقیقت اکسیر البدن ہے۔ میں ہر شخص کو اسکے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزا شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ زعفران وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ اکسیر ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف باہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کے بیس روپے نصف قیمت دس روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۵۰ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ جو اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک آپ سے منگوائی تھی ایک مریض کو جس کی عمر ۵۰ سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ اور جس کو مردمی قریباً بیس سال سے نہ تھی استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی ہے جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی جو حقیقی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔

اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور ملاحظہ فرمائیے۔

اکسیر لوا ایبر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی کو تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کے لئے کافی ہے ایک روپیہ۔ نصف قیمت آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی بڑھ جانا۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گمشدہ جوانی واپس لانے کے لئے بے نظیر تحفہ۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی۔ گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر

دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

تبخیر۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کیلئے نیز بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے۔ نصف قیمت ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آ جاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اسکا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ

مچھر ف جس کی بو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ چار اونس کی شیشی قیمت ایک روپیہ چار آنہ نصف قیمت ... محصول ڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک تکلیف دہ ہے مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خداوند تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے بڑے تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۱۷ مئی۔ ملک سر فیروز خان نون آئندہ ہائی کمشنر ہند متعینہ لنڈن یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آپ کی روانگی لنڈن کی تاحال کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی غالباً جولائی کے آخر یا اکتوبر کے شروع میں آپ لنڈن کو روانہ ہونگے۔ اور عنقریب وائسرائے ہند سے ملاقات کرینگے

ادیس آبابا ۱۷ مئی۔ اطالوی حکام نے ادیس آبابا میں سات آدمیوں کو جن میں چار جرنلسٹ ہیں اطالیہ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے اور جاسوسی کے الزام میں گرفتار کیا۔ جنہیں آج صبح حبشہ سے نکال دیا گیا۔

بیت المقدس ۱۷ مئی۔ آج شام کو یکایک شہر میں فوج طلب کرنی پڑی جبکہ ایک سینما کے باہر کسی نامعلوم شخص نے سینما سے نکلتے ہجوم پر بے دریغ فائر کرنے شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ ساری گولیاں چلا دیں۔ دو یہودی وہیں ہلاک ہو گئے۔ اور ایک تھوڑی دیر کے بعد جاں بحق ہو گیا۔ حملہ آور فرار ہے۔ اور ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا

لنڈن ۱۷ مئی۔ لارڈ یوسٹیس پرسی سابق رکن کابینہ نے آکسفورڈ میں ایک تقریر کے دوران میں جمعیتہ اقوام پر نقد و بصر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جمعیتہ اقوام کی موجودہ تشکیل اور موجودہ حالات میں اس کا وجود امن عامہ کیلئے حد درجہ خطرناک ہے۔ لیکن بین الاقوامی قانون کی پابندی کے لئے کوئی ایسا بین الاقوامی معاہدہ ہونا چاہیئے۔ جس کی رو سے ہر حکومت کے جارحانہ اقدامات کا فوجی قوت کے ساتھ تدارک کیا جا سکے۔ اس وقت یورپ کے امن کے لئے سب سے بڑا خطرہ جرمنی کے وجود سے ہے۔

کلکتہ ۱۶ مئی۔ اطالوی قونصل جنرل مقیم کلکتہ نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ فتح حبشہ کے بعد اطالوی حکومت نے حبشہ کے اہم ترین اسلامی مرکز ہرار میں عربی کو سرکاری زبان قرار دے دیا ہے۔ اور ساتھ ہی مساجد کی تنظیم شروع کر دی ہے۔ مگر یہ محض فریب کارانہ پراپیگنڈا معلوم ہوتا ہے۔

لنڈن ۱۷ مئی۔ حکومت فرانس نے سرکاری طور پر فرانس اور روس کے باہمی معاہدہ کے متعلق احکام جاری کر دیئے ہیں جن کی رو سے معاہدہ کا نفاذ شروع ہو گیا ہے۔

پیرس ۱۷ مئی۔ فرانس کے منتخب وزیر اعظم نے وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر فائز ہونے سے پیشتر پرائیویٹ حیثیت میں تقریر کرتے ہوئے اس خیال کی پرزور تردید کی۔ کہ فرانس سوشلسٹ نازی جرمنی کے ساتھ متحارب ہو کر جنگ عظیم کے قتل عام کا انتقام لینے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ فرانس سوشلسٹ جن تجربوں میں مصروف ہیں۔ وہ محض فرانس میں اور خاص طور پر فرانس کے باہر امن قائم رکھنے کے سلسلہ میں ہیں۔

لکھنؤ ۱۷ مئی۔ ڈاکٹر امبیدکار آدی نور بسی اچھوت کانفرنس کی صدارت کے لئے لکھنؤ آنے والے ہیں۔ بلدیہ لکھنؤ نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آپ کے آنے پر انہیں سپاسنامہ خیر مقدم پیش کیا جائے

شیخوپورہ ۱۷ مئی۔ بہار شاہ میلہ کے موقع پر سکھوں کی دو جماعتوں کے درمیان ایک خطرناک دست بدست جنگ ہوئی۔ جس میں کرپانوں اور کلہاڑیوں کا آزادانہ طور پر استعمال کیا گیا۔ اس جنگ میں آٹھ آدمی زخمی ہوئے۔ جن میں سے چار کی حالت خطرناک بیان کی جاتی ہے۔

بمبئی ۱۷ مئی۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس ہاؤس میں جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس جھنڈے نے گذشتہ پندرہ سال میں بہت اہمیت حاصل کی ہے۔ اور تمہارا فرض ہے۔ کہ کبھی اس کو سرنگوں نہ ہونے دیں۔ آپ نے کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سوشلزم کے اصولوں کی تشریح کی۔ اور بتایا کہ کس طرح اس سے ہندوستان کے مصائب کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

جنیوا ۱۷ مئی اس خبر پر حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ حبشی وزیر مقیمہ انگلستان کو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شاہ نجاشی خود جنیوا جا کر لیگ کونسل سے اپنے ملک کی امداد کی اپیل کریں گے۔ آج تک کبھی کسی تاجدار نے ایسا نہیں کیا۔ اور یہ معاملہ اور زیادہ قابل غور ہے۔ کہ اپنے ملک سے چلے جانے کے بعد شاہ نجاشی کی حیثیت کیا ہے۔ بعض حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ حبشہ سے بھاگ آنے سے ان کا معاملہ کمزور ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۷ مئی۔ سوویٹ کے سفیر مسٹر میسکی نے دفتر خارجہ کو حکومت سوویٹ کی طرف سے ایک نوٹ بھیجا ہے۔ جس میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت روس لنڈن کے بحری معاہدہ کی گفت و شنید میں حصہ لینے کے لئے تیار ہے۔ معاہدہ میں بحری جنگی جہازوں کی تعداد کی پابندی ملحوظ ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گفت و شنید اگلے ہفتہ لنڈن میں شروع ہو جائے گی۔

انبالہ ۱۷ مئی۔ روپڑ سے آمدہ اطلاع سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کل یہاں آندھی بارش اور رعد و برق کا ہلاکت آفرین طوفان آیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر بے شمار مویشی ہلاک ہو گئے۔

لکھنؤ ۱۷ مئی۔ پرسوں شام لکھنؤ میں زبردست آندھی آئی۔ جس کی نظیر گذشتہ بیس سال میں نہیں ملتی۔ بے شمار درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ تقریباً بیس منٹ تک اس قدر تاریکی رہی۔ کہ دس گز کے فاصلہ پر کوئی چیز نظر نہیں آ سکتی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آم کی فصل کو بے حد نقصان پہونچا ہے۔

لاہور ۱۷ مئی۔ ملک سر فیروز خان نون وزیر تعلیم کی جگہ میاں سر فضل حسین کے تقرر کی افواہ سننے میں آئی تھی۔ مگر اب بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آپ چھ ماہ کے لئے وزارت قبول نہیں کرینگے۔ اب اس ضمن میں یہ سننے میں آیا ہے۔ کہ نواب احمد یار خاں دولتانہ ملک سر فیروز خان نون کی جگہ وزیر تعلیم بنائے جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۷ مئی۔ ڈاکٹر انصاری کی یاد میں جامعہ ملیہ کو ایک محب انگریز نے ایک ہزار روپیہ کا عطیہ کیا ہے۔ معطی نے پرنسپل کو لکھا ہے۔ کہ ان کا نام ظاہر نہ کیا جائے۔

روما ۱۷ مئی۔ سائنور مسولینی کے دو لڑکوں ہوائی دستہ اور وٹوریو کو مشرقی افریقہ میں لفٹیننٹ بنا دیا گیا ہے۔ انہوں نے کونٹ سیانو کے ہوائی دستہ میں خدمات انجام دی تھیں

لاہور ۱۷ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ لاہور ڈسٹرکٹ بورڈ کے دو مخالف امیدواروں کے درمیان قصور کے قریب چلتی گاڑی میں فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر کامیاب امیدوار اور اس کا ایجنٹ زخمی ہو گیا۔ فوراً خطرہ کی زنجیر کھینچ دی گئی۔ اور گاڑی رک گئی لیکن حملہ آور چھلانگ مار کر روپوش ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

دہلی ۱۶ مئی۔ کل شام دہلی کے مسلم معززین کا ایک جلسہ حکیم سراج الدین صاحب کے مکان پر زیر صدارت خان بہادر ڈپٹی بہاؤالدین صاحب منعقد ہوا۔ اور ایک قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی۔ جس میں اعلیحضرت حضور نظام کے ساتھ اظہار عقیدت کیا گیا۔ اور باشندگان دہلی کی طرف سے کامل وفاداری کا اطمینان دلایا گیا۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ بعض بیرونی لوگوں نے دہلی میں آ کر اعلیٰ حضرت کی شان میں جو گستاخیاں کی ہیں۔ اس سے مسلمانان دہلی بیزار ہیں۔ اور ایسی تقریروں سے انہیں کوئی تعلق نہیں۔

کراچی ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کے ایک ہجوم نے مشتعل ہو کر مسٹر محمد مجتبیٰ مدیر "آفتاب" پر حملہ بول دیا۔ اور انہیں لاٹھیوں سے زخمی کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر محمد مجتبیٰ نے ان نام نہاد مولویوں کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر رکھا تھا۔ جو شہر میں آ کر سادہ لوح عوام کو لوٹنا شروع کر دیتے ہیں

لاہور ۱۷ مئی۔ اخبار ٹریبیون کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ اگرچہ لاہور میں مسٹر جناح اپنی کوشش برابر کر رہے ہیں مگر انہوں نے امید کا دامن ہاتھ سے نہیں دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آج کل وہ سرحد میں ایک اور کوشش کی فکر میں ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے ملک برکت علی کو ایک مکتوب کے ذریعہ امید دلائی ہے۔ کہ مخالف عناصر لیگ سے متحد ہو جائیں گے۔

بمبئی ۱۷ مئی۔ آج سوشلسٹوں کے ایک نمائندہ مجمع میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے انہیں مشورہ دیا۔ کہ وہ کانگرس